الدُّرُوسُ المُهِمَّة لِعَامَّةِ الأُمَّة
اهم
دینی مسائل
DARUSSALAM
اہم
دینی مسائل
شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ اس صدی کے معروف عالم دین،
مفتی اعظم اور ملت اسلامیہ کے لئے گراں قدر سرمایہ حیات تھے۔
آپ کے نہایت جامع علمی خطبات میں سے الدروس المہمہ ایک مختصر مگر
جامع خطاب ہے۔ اس خطاب کو اٹھارہ اسباق میں تقسیم کر کے دین اسلام
کے بنیادی اور اہم مسائل جامع انداز میں سکھا دیئے گئے ہیں۔ مختصر الفاظ
میں اسلامی تعلیمات کی مکمل یاد دھانی کے لئے اس کتاب کا وقفے وقفے
سے مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔
DARUSSALAM
دار السلام
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

فہرست مضامین

پہلا سبق

قرآنی سورتوں کو حفظ کرنا

"سورہ فاتحہ" اور "سورہ الزلزلۃ" سے لے کر "سورہ الناس" تک میں سے جو ممکن ہو سکے سکھانا، قراءت کی تصحیح کرنا، اسے یاد کرانا اور جس قدر سمجھنا واجب ہے اس کی تشریح کرنا۔

دوسرا سبق

ایمان کی گواہی دینا

اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں نیز کلمہ "لا الٰہ الا اللّٰہ" کے معانی کی تشریح کرنا اور "لا الٰہ الا اللّٰہ" کی شرائط بیان کرنا۔ اس کلمہ "لا الٰہ" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن معبودوں کی پرستش کی جاتی ہے، ان تمام معبودوں کی نفی کرنا اور "الا اللّٰہ" کا مطلب عبادت کو صرف اللہ وحدہ لا شریک کے لئے ثابت کرنا ہے۔ "لا الٰہ الا اللّٰہ" کی شرائط یہ ہیں :

☆ ایسا علم جو جہالت کے منافی ہو۔

☆ ایسا یقین جو شک کے منافی ہو۔

☆ ایسا اخلاص جو شرک کے منافی ہو۔

☆ ایسا صدق جو جھوٹ کے منافی ہو۔

☆ ایسی محبت جو بغض کے منافی ہو۔

☆ ایسی اطاعت جو ترک کے منافی ہو۔

☆ ایسی قبول جو انکار کے منافی ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ کے سوا جس چیز کی بھی عبادت کی جاتی ہو' اس کا انکار۔

ان تمام شرطوں کو عربی کے دو اشعار میں جمع کر دیا گیا ہے۔

عِلْمٌ، يَقِيْنٌ وَّإِخْلَاصٌ وَّصِدْقُكَ مَعَ
مَحَبَّةٍ وَّانْقِيَادٌ وَّالْقَبُوْلُ لَهَا
وَزِيْدَ ثَامِنُهَا الْكُفْرَانُ مِنْكَ بِمَا
سِوَى الْإِلٰهِ مِنَ الْأَوْثَانِ قَدْ أُلِهَا

علم ' یقین ' اخلاص اور صدق۔ محبت ' اطاعت اور اس کلمہ کو قبول کرنا۔ مزید بر آں آٹھویں شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن بتوں کی عبادت کی جاتی ہے ' ان کا انکار کیا جائے۔

تیسرا سبق

ارکان ایمان

ایمان کے ارکان یہ ہیں کہ آپ اللہ پر ' اس کے فرشتوں پر ' اس کی کتابوں پر ' اس کے رسولوں پر اور آخرت پر ایمان لائیں ' نیز اس بات پر ایمان لائیں کہ تقدیر کی ہر اچھائی اور برائی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔

چوتھا سبق

توحید کی اقسام

☆ توحید کی تین قسمیں ہیں :

1- توحید الوہیت

2- توحید ربوبیت

3- توحید اسماء و صفات

☆ شرک کی بھی تین قسمیں ہیں :

1-شرک اکبر 2-شرک اصغر 3- شرک خفی

شرک اکبر :

اس سے عمل کی بربادی اور ہمیشہ جہنم میں رہنا واجب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَلَوْ أَشْرَكُوا۟ لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿٨٨﴾ ﴾
(الأنعام٦/ ٨٨)

"اگر انہوں نے شرک کیا تو ان کے اعمال برباد ہو جائیں گے۔"

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

﴿ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا۟ مَسَـٰجِدَ ٱللَّهِ شَـٰهِدِينَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِم بِٱلْكُفْرِ ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَـٰلُهُمْ وَفِى ٱلنَّارِ هُمْ خَـٰلِدُونَ ﴿١٧﴾ ﴾ (التوبة٩/ ١٧)

"لائق نہیں کہ مشرک اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں جب کہ وہ خود اپنے کفر کے آپ ہی گواہ ہیں 'ان کے اعمال غارت واکارت ہو گئے اور وہ دائمی طور پر جہنمی ہیں۔"

اور جو شخص شرک کی حالت میں انتقال کر جاتا ہے اس کی مغفرت نہیں ہو گی اور جنت اس پر حرام ہو گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ ﴾
(النساء٤/ ٤٨)

"بلا شبہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے البتہ شرک کے علاوہ جس کا جو گناہ چاہے معاف کر دے گا۔"

اور دوسری آیت میں ہے :

﴿ إِنَّهُۥ مَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ ٱلْجَنَّةَ وَمَأْوَىٰهُ ٱلنَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّـٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾ ﴾ (المائدة: ٥/ ٧٢)

"بے شک جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے 'اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔"

مردوں اور بتوں کو پکارنا 'ان سے مدد طلب کرنا 'ان کے لئے نذر ماننا اور ان کے نام پر جانور ذبح کرنا وغیرہ بھی شرک اکبر کی اقسام میں سے ہے۔

شرک اصغر :

شرک اصغر ایسا شرک ہے کہ جسے شرک کہنا کتاب و سنت کی نصوص سے ثابت ہے لیکن وہ شرک اکبر کی جنس سے نہیں ہے ، جیسے بعض اعمال میں ریا ، غیر اللہ کی قسم کھانا اور ماشاء اللہ وماشاء فلان کہنا وغیرہ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

«إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الأَصْغَرُ»

”تمہارے بارے میں سب سے زیادہ شرک اصغر سے ڈرتا ہوں“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«مَنْ حَلَفَ بِشَيْءٍ دُوْنَ اللهِ فَقَدْ أَشْرَكَ»

”جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔“

ایک اور حدیث صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ»

”جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔“

ایک اور صحیح حدیث حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«لاَ تَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللهُ وَشَآءَ فُلَانٌ وَّلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَآءَ اللهُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ»(أبوداؤد)

”تم یہ نہ کہو کہ جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا بلکہ یوں کہو کہ جو اللہ نے چاہا پھر فلاں نے چاہا۔“

شرک کی اس قسم سے ارتداد اور جہنم میں داخلہ واجب نہیں ہوتا بلکہ یہ کمال توحید کے منافی ہے۔

شرک خفی :

شرک کی تیسری قسم شرک خفی ہے۔ اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے جسے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں :

«أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيُزَيِّنُ صَلاَتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظْرِ الرَّجُلِ إِلَيْهِ»(مسند أحمد)

"کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جسے میں تمہارے لئے دجال سے بھی زیادہ خوفناک سمجھتا ہوں ؟ لوگوں نے کہا : کیوں نہیں یارسول اللہ ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چیز شرک خفی ہے اور شرک خفی یہ ہے کہ آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور جب یہ دیکھتا ہے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے تو اپنی نماز کو مزین کرلیتا ہے۔"

ویسے یہ بھی ممکن ہے کہ شرک کی صرف دو ہی قسمیں کی جائیں۔ شرک اکبر اور شرک اصغر اور شرک خفی دونوں میں شامل ہو کیونکہ شرک خفی، شرک اکبر میں بھی ہوسکتا ہے، جیسے منافقین کا شرک۔ اس لئے کہ منافقین ریا اور خوف کی وجہ سے اپنے باطل عقائد کو مخفی رکھتے ہیں اور اسلام کو ظاہر کرتے ہیں۔

اسی طرح شرک خفی شرک اصغر میں بھی ہوسکتا ہے، جیسے : ریا، جیسا کہ محمود بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔(واللّٰہ ولی التوفیق)

پانچواں سبق

ارکان اسلام

اسلام کے ارکان پانچ ہیں :

1- اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

2- نماز قائم کرنا۔

3- زکوٰۃ ادا کرنا۔

4- رمضان کے روزے رکھنا۔

5- استطاعت رکھنے والے کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا۔

چھٹا سبق

نماز کی شرائط

نماز کی شرائط نو ہیں :

1- اسلام

2- عقل

3- تمیز

4- پاکی حاصل کرنا

5- نجاست کو زائل کرنا

6- ستر پوشی کرنا

7- وقت کا داخل ہونا

8- قبلہ رو ہونا

9- نیت کرنا۔

ساتواں سبق

ارکانِ نماز

نماز کے ارکان چودہ ہیں :

1- قیام (اگر قدرت ہو)

2- تکبیر تحریمہ

3- سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

4- رکوع کرنا۔

5- رکوع سے اٹھنا۔

6- رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔

7- ساتوں اعضاء پر سجدہ کرنا۔ (ساتوں اعضاء سے مراد : پیشانی و ناک ، دونوں ہتھیلیاں ، دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کی انگلیاں ہیں)

8- سجدہ سے اٹھنا۔

9- دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

10- تمام افعال میں اطمینان۔

11- آخری تشہد۔

12- آخری تشہد کے لئے بیٹھنا۔

13- نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا۔

14- دونوں طرف سلام پھیرنا۔

آٹھواں سبق

نماز کے واجبات

نماز میں آٹھ چیزیں واجب ہیں :

1- تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی تکبیرات۔

2 - امام اور تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے (سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ) کہنا۔

3- تمام لوگوں پر (رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) کہنا۔

4- رکوع میں (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ) کہنا۔

5- سجدے میں (سُبْحَانَ رَبِّيَ الاعْلَى) کہنا۔

6- دونوں سجدوں کے درمیان (رَبِّ اغْفِرْلِيْ) کہنا۔

7- پہلا تشہد۔

8- پہلے تشہد کے لئے بیٹھنا۔

نواں سبق

تشہد کا بیان

تشہد یا التحیات یہ ہے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

"زبانی، بدنی اور مالی سب عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی، اس کی رحمت اور برکت نازل ہو نیز ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی نازل ہو۔ میں

شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر اسی طرح رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ تو تعریف کے لائق اور بزرگ ہے۔ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ تو تعریف کے لائق اور بزرگ ہے۔"

پھر آخری تشہد میں جہنم، قبر، زندگی و موت اور دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ طلب کریں پھر جو دعا چاہیں پڑھیں لیکن خاص طور پر یہ ماثور دعائیں پڑھیں:

«اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ»

"اے اللہ! اپنے ذکر و شکر اور اپنی حسن عبادت کے لئے میری مدد فرما۔

اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیااور گناہوں کو صرف تو ہی بخش سکتا ہے۔اس لئے کہ تو اپنی جانب سے میری مغفرت فرمااور مجھ پر رحم فرما۔بے شک تو ہی مغفرت کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

دسواں سبق

نماز کی سنتیں

نماز کی پندرہ سنتیں ہیں :

1-استفتاح (تکبیر تحریمہ کہنا۔)

2- قیام کے وقت دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ (باندھ) کر سینے پر رکھنا۔

3- دونوں ہاتھوں کو کاندھوں یا دونوں کانوں تک اٹھانا۔ یہ عمل تکبیر اوّل، رکوع، رکوع سے اٹھنے اور پہلے تشہد کے بعد تیسری رکعت کے لئے قیام کرنے کے وقت کیاجائے گا۔

4- رکوع میں سر کو پیٹھ کے متوازی رکھنا۔

5- دو سجدوں کے درمیان ایک سے زائد بار مغفرت کے لئے دعا کرنا۔

6- رکوع اور سجود میں ایک سے زائد تسبیحات۔

7- سجدے میں دونوں بازوؤں کو دونوں پہلوؤں سے اور پیٹ کو دونوں رانوں سے الگ رکھنا۔

8- سجدے کے وقت دونوں بازوؤں کو زمین سے اٹھائے رکھنا۔

9- پہلے تشہد اور دو سجدوں کے درمیان بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا۔

10- آخری تشہد میں تورُّك کرنا۔ (یعنی دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو دائیں ٹانگ کے نیچے سے نکال کر بائیں ران پر بیٹھنا)

11- پہلے تشہد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل کیلئے رحمت اور برکت کی دعا کرنا۔

12- آخری تشہد میں دعا کرنا۔

13- نماز فجر، مغرب اور عشاء کی پہلی دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کرنا۔

14- ظہر، عصر اور اسی طرح مغرب کی تیسری رکعت اور عشاء کی دو آخری رکعتوں میں سری قراءت کرنا۔

15- سورۃ فاتحہ کے علاوہ قرآن مجید میں سے کچھ اور پڑھنا۔

مذکورہ سنتوں کے علاوہ جو بھی سنتیں نماز کے بارے میں وارد ہیں ان سب پر بھی عمل کرنا چاہیے۔

گیارھواں سبق

نماز کو باطل کرنے والی چیزیں

نماز آٹھ چیزوں سے باطل ہو جاتی ہے:

1- یہ جانتے ہوئے کہ میں نماز کی حالت میں ہوں، عمداً کلام کرنا۔ البتہ جو بھول جائے یا حکم نہ جانتا ہو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔

2- ہنسنا۔

3- کھانا۔

4- پینا۔

5- شرم گاہ کو کھولنا۔

6- قبلہ کی جہت سے بہت زیادہ منحرف ہونا۔

7- نماز میں متواتر بہت زیادہ عبث عمل کا ارتکاب کرنا۔

8- ناپاک ہو جانا۔

بارھواں سبق

وضو کی شرائط

وضو کی دس شرطیں ہیں :

1- اسلام

2- عقل

3- تمیز

4- نیت

5- نیت میں استصحاب حکم پر عمل کرنا یعنی نیت بدستور باقی رکھنا تا آنکہ وضو مکمل ہو جائے۔

6- موجبات وضو کا انقطاع۔

7- استنجاء کرنا یا شرمگاہ کے لئے پتھر یا مٹی کے ڈھیلے استعمال کرنا۔

8- پانی کا پاک اور اس کا مباح ہونا۔

9- جو چیز پانی کو جلد تک پہنچنے سے مانع ہو اس کو زائل کرنا۔

10- جس کا حدث دائمی ہو اس کے لئے نماز کا وقت ہو جانا۔

تیرھواں سبق

وضو کے فرائض

وضو کے فرائض چھ ہیں :

1- چہرے کا دھونا۔ (اس میں کلی اور ناک میں پانی چڑھانا بھی داخل ہے)

2- دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا۔

3- پورے سر کا مسح کرنا۔ (اس میں دونوں کانوں کا مسح بھی شامل ہے)

4- دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھونا۔

5- ترتیب۔

6- موالات۔ (وضو کرنے کا عمل لگاتار جاری رکھنا)

چودھواں سبق

جن چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے

نواقض وضوچھ ہیں :

1- سبیلین (شرمگاہ) سے نکلنے والی چیز۔

2- جسم سے نجاست کا نکلنا۔

3- نیندوغیرہ کی وجہ سے عقل کازائل ہوجانا۔

4- بغیر کسی حائل کے قبل یادبر (شرم گاہ) کو ہاتھ سے چھونا۔

5- اونٹ کاگوشت کھانا۔

6- مرتد ہونا۔ (اللہ ہم تمام مسلمانوں کو اس سے بچائے...... آمین

تنبیہ :

میت کو غسل دینے سے وضوٹوٹتا ہے یا نہیں ؟اس سلسلے میں صحیح بات یہ ہے کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتااور یہی اکثر اہل علم کامسلک ہے کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے ، ہاں البتہ اگر غسل دینے والے کاہاتھ بغیر کسی حائل

کے میت کی شرمگاہ سے لگ جائے تواس پر وضوواجب ہوجاتا ہے۔غسل دینے والے پر واجب ہے کہ بغیر کسی حائل کے میت کی شرمگاہ کونہ چھوئے۔

علماء کے صحیح قول کے مطابق مطلقاً عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتاخواہ یہ چھونا شہوت سے ہویا شہوت کے بغیر ، الایہ کہ اس سے مذی وغیرہ نکل آئے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض عورتوں کا بوسہ لیااور دوبارہ وضو کیے بغیر نماز پڑھی اور جو سورہ النساء اور سورہ المائدہ میں اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے :

﴿ أَوْ لَٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ ﴾ (النساء ٤/ ٤٣)

"یاتم نے عورتوں سے مباشرت کی ہے۔"

تواس سے مراد علماء کے صحیح قول کے مطابق جماع ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کا یہی قول ہے۔

پندرھواں سبق

اخلاق مسنونہ

تمام مسلمانوں میں مندرجہ ذیل اخلاق واعمال کا ہونا ضروری ہے :

1- صدق

2- امانت داری

3- عفت وپاکبازی

4- حیاء

5- شجاعت

6- کرم (سخاوت)

7- وفا

8- ہراس چیز سے اجتناب جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے۔

9- پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک۔

10- حسب استطاعت ضرورت مندوں کی مدد کرنا۔

اس کے علاوہ بھی جو اخلاق کتاب و سنت سے ثابت ہوں، ان پر بھی عمل کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

سولھواں سبق

اسلامی آداب

اسلامی آداب یہ ہیں :

1- سلام کرنا

2- بشاشت (خندہ پیشانی)

3- دائیں ہاتھ سے کھانا۔

4- دائیں ہاتھ سے پینا۔

5- مسجد یا گھر میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت شرعی آداب بجالانا۔

6- سفر کے وقت شرعی آداب بجالانا۔

7- والدین، اقارب، پڑوسیوں، بڑوں اور چھوٹوں کے ساتھ احسان کرنا۔

8- پیدا ہونے والے بچے کی مبارک باد دینا۔

9- مصیبت زدہ شخص سے تعزیت کرنا۔

ان کے علاوہ بھی بہت سے اسلامی آداب ہیں۔

سترھواں سبق

شرک اور گناہوں سے اجتناب

ہلاک کرنے والے سات گناہ یہ ہیں :

1- اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔

2- جادو کرنا۔

3- بغیر حق کے کسی ایسے نفس کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔

4- یتیم کا مال کھانا۔

5- سود کھانا۔

6- لڑائی کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا۔

7- پاکدامن ، بھولی بھالی ، مومن عورتوں پر بہتان تراشی کرنا۔

ان کے علاوہ بعض معاصی یہ ہیں :

1- والدین کی نافرمانی کرنا۔

2- قطع رحمی کرنا۔

3- جھوٹی گواہی دینا۔

4- جھوٹی قسمیں کھانا۔

5- پڑوسی کو تکلیف پہنچانا۔

6- لوگوں کے ساتھ ان کے خون ، مال اور آبرو میں ظلم کرنا۔

ان کے علاوہ وہ سب چیزیں بھی گناہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

اٹھارھواں سبق

کفن اور جنازے کا بیان

میت کو کفن دینے اور اس کے جنازے کی نماز کی تفصیلات یوں ہیں :

1- جب کسی کی موت کا یقین ہو جائے تو اس کی آنکھیں بند کر دی جائیں اور اس کا منہ بند کر دیا جائے۔

2- میت کو غسل دیتے وقت اس کی شرمگاہ ڈھانپ دی جائے ' پھر اسے تھوڑا سا اوپر اٹھا کر آہستہ سے اس کے پیٹ کو دبایا جائے۔ پھر غسل دینے والا اپنے ہاتھ میں کپڑے کا کوئی خرقہ وغیرہ پہن کر میت کی شرمگاہ کو دھوئے پھر جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے ' میت کو وضو کرائے۔ پھر اس کے سر اور داڑھی کو بیری کے پتے ملے ہوئے پانی یا اس طرح کی کسی اور چیز سے دھوئے ' پہلے اس کے دائیں اور پھر بائیں پہلو کو دھوئے۔ اسی طرح دو یا تین بار پانی بھی ڈالے۔ ہر بار اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرے اگر اس کے اندر

سے کچھ نکل آئے تو اسے دھو دے اور اس کے بعد اس کی شرمگاہ کو روئی وغیرہ سے بند کر دے اور اگر گندگی نکلنا بند نہ ہو تو پکی ہوئی مٹی یا جدید طبّی وسائل جیسے ٹیپ وغیرہ سے بند کر دے اور دوبارہ وضو کرا دے اور اگر تین بار میں صفائی نہ ہو سکے تو پانچ یا سات بار تک پانی ڈال کر صفائی کرے۔ پھر کسی کپڑے سے پونچھ دے اور جسم کے تمام جوڑوں اور سجدے کی جگہوں میں خوشبو لگا دے اور اگر پورے بدن پر لگا دے تو اور بہتر ہو گا۔ اسی طرح اس کے کفن کو بخور کی دھونی دے اور اگر اس کی مونچھ یا ناخن بڑے ہوں تو انہیں کاٹ کر چھوٹا کر دے اور بالوں میں کنگھی نہ کرے اور عورت کے بالوں میں تین چوٹیاں بنا کر پیچھے کی طرف لٹکا دی جائیں۔

3- میت کو کفن دینا :

افضل یہ ہے کہ مرد کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا جائے۔ ان تین کپڑوں میں قمیض اور عمامہ داخل نہیں ہے البتہ میت کو ان کپڑوں میں اچھی طرح لپیٹ دیا جائے اور اگر صرف قمیص ' ازار اور ایک چادر ہی میں کفنا دیا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا جو درع (قمیض) ' دوپٹہ '

ازار اور دو چادروں پر مشتمل ہو گا۔ چھوٹے بچے کو ایک کپڑے سے لے کر تین کپڑوں تک میں کفنایا جا سکتا ہے اور چھوٹی بچی کو ایک قمیص اور دو چادروں میں کفنایا جائے گا۔

4- میت کو غسل دینے ' اس کی نماز جنازہ پڑھانے اور اسے دفن کرنے کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہو گا جس کو مرنے والے نے وصیت کی ہو ' پھر باپ ' پھر دادا ' پھر اس کے بعد اقرباء میں جو سب سے زیادہ قریبی ہو اس کا استحقاق ہے۔

اسی طرح عورت کو غسل دینے کے لئے سب سے زیادہ مستحق وہ عورت ہو گی جسے اس نے وصیت کی ہو۔ اس کے بعد علی الترتیب ماں ' دادی اور پھر عورتوں میں سے جو سب سے زیادہ قریبی ہو۔

میاں بیوی میں سے ہر ایک ' دوسرے کو غسل دے سکتا ہے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی بیوی نے غسل دیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔

5- نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ :

پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی اور اگر سورہ فاتحہ کے

ساتھ ساتھ کوئی اور چھوٹی سی سورہ یا ایک دو چھوٹی چھوٹی آیتیں پڑھ لی جائیں تو بہتر ہو گا جیسا کہ اس سلسلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث آئی ہے پھر دوسری تکبیر کہی جائے گی اور دوسری تکبیر کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ درود پڑھا جائے گا جو نماز میں پڑھا جاتا ہے پھر تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھی جائے گی :

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَا نَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ أَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ، وَأَهْلاً خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ، اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَافْسَحْ لَهُ قَبْرَهُ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ، اَللّٰهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلاَ

تُصِلَّنَا بَعْدَهُ»

"اے اللہ! ہم میں سے زندہ ' مرنے والے ' حاضر ' غائب ' چھوٹے ' بڑے مذکر اور مؤنث سب کی مغفرت فرمادے۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے ' اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے ' اسے ایمان کی حالت میں موت دے ' اے اللہ! اس میت کی مغفرت فرما اس پر رحم فرما ' اسے نجات دے ' اسے معاف کردے ' اس کی منزل کو آسان بنادے اس کے مدخل (قبر) کو وسیع کردے ' اسے پانی ' برف اور اولوں سے دھودے ' اسے گناہوں اور خطاؤں سے اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کردیا جاتا ہے۔ اسے اس کے گھر سے بہتر گھر اور اہل سے بہتر اہل عطا فرما۔ اسے جنت میں داخل فرما ' اسے قبر اور جہنم کے عذاب سے نجات دے ' اس کی قبر کو کشادہ اور منور کردے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کرنا اور نہ ہمیں اس کے بعد گمراہ ہی کرنا۔"

پھر چوتھی تکبیر کہی جائے گی اور صرف دائیں طرف ایک بار سلام پھیرا جائے گا اور ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھوں کو اوپر اٹھانا مستحب ہے اور اگر میت عورت ہو تو (اللھم اغفرلھا) کہا جائے۔ نیز تمام ضمائر کو مؤنث

استعمال کی جائیں گی۔ اگر دو جنازے ہوں تو (اللھم اغفرلھما) کہا جائے گا اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو جمع کی ضمیر (اللھم اغفرلھم) کہی جائے گی۔ اور اگر میت چھوٹا بچہ ہو تو اس کے لئے مغفرت کی دعا کرنے کی بجائے یہ کہا جائے گا:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا وَّذُخْرًا لِوَالِدَيْهِ وَشَفِيْعًا مُّجَابًا، اَللّٰهُمَّ ثَقِّلْ بِهِ مَوَازِيْنَهُمَا، وَأَعْظِمْ بِهِ أُجُوْرَهُمَا، وَأَلْحِقْهُ بِصَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاجْعَلْهُ فِيْ كَفَالَةِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقِهِ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِيْمِ»

"اے اللہ! اسے اس کے والدین کے لئے میر منزل ' ذخیرہ اور ایسا سفارشی بنادے جس کی سفارش قبول ہو۔ اے اللہ! اس کے ذریعہ ان کے میزان کو بھاری کردے اور ان کے اجر کو بڑھادے اور اسے نیک مومنین سے ملادے نیز اسے حضرت ابراہیم کی کفالت میں کردے اور اسے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھ"۔

اگر میت مرد ہو تو سنت یہ ہے کہ امام اس کے سر کے پاس کھڑا ہو اور اگر عورت ہو تو وسط میں اور اگر مرد عورت دونوں کے جنازے اکٹھے ہو جائیں تو امام مرد کی طرف ہو اور عورت قبلہ کی طرف ہو اور اگر ان کے ساتھ

بچے بھی ہوں تو علی الترتیب پہلے بچہ پھر عورت اور اس کے بعد بچی ہو گی اور بچے کا سر مرد کے سر کے برابر ہو گا اور عورت کا درمیانی حصہ مرد کے سر کے برابر ہو گا اسی طرح بچی کا سر عورت کے سر کے متوازی ہو گا اور تمام نمازی امام کے پیچھے ہوں گے الا یہ کہ مقتدی تنہا ہو اور امام کے پیچھے جگہ نہ پا سکے تو وہ امام کی دائیں طرف کھڑا ہو گا۔

وَالْحَمْدُ لله وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ